سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس۔یو۔پی۔پی۔3۔ایس۔سی۔آر

اسٹیٹ آف ہریانہ و دیگر
بنام
انکور گپتا

3 ستمبر 2003

[ڈوریسوامی راجو اور ارجیت پاسیات، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

تعیناتی - رحم دلانہ تعیناتی اسکیم-حکومتی ہدایات میں کہا گیا ہے کہ صرف متوفی ملازمین کے انحصار کرنے والے افراد جن کی کنبہی آمدنی مقررہ حد تک ہے اور والدین میں سے کوئی بھی سرکاری ملازمت میں نہیں ہے، کو مقرر کیا جا سکتا ہے-اسکیم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ملازم مدعا علیہ-اپیل گزاروں کی تعیناتی 4 سال بعد کالعدم قرار دی گئی-عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی رحم دلانہ تعیناتی کو برقرار رکھا-منعقد، تعیناتی کو حق کے معاملے کے طور پر دعوی نہیں کیا جا سکتا-رحم دلانہ تعیناتی کا مقصد کنبہ کو اچانک مالی بحران سے نکلنے کے قابل بنانا ہے لیکن اسے قواعد، ضوابط یا انتظامی ہدایات کے مطابق کیا جانا چاہیے-پالیسی کے پیش نظر تقرری کی اجازت نہیں تھی-تاہم، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مدعا علیہ نے 4 سال تک خدمات انجام دی ہیں، اس مدت پر غور کیا جائے گا اگر وہ عام کورس میں درخواست دیتا ہے۔

تعیناتی - رحم دلانہ تعیناتی اسکیم-عدالت عالیہ اور ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز کا اختیار-جب قواعد وضوابط اس طرح کی تعیناتی کا احاطہ نہیں کرتے ہیں تو ہمدردی پر مبنی غور وفکر پر تعیناتی ناقابل قبول ہے۔

مدعا علیہ کے والد کا انتقال خدمت کے دوران ہوا۔اس لیے مدعا علیہ کو رحم دلانہ تعیناتی اسکیم کے تحت سرکاری ملازمت میں مقرر کیا گیا تھا۔عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق اس اسکیم میں ترمیم کی گئی تھی۔اس میں یہ

پابندی عائد کی گئی ہے کہ اگر کسی انحصار کرنے والے کے والدین میں سے کوئی بھی سرکاری ملازمت میں تھا تو تعیناتی کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ مدعاعلیہ کا تقرر رزمی کی بنیاد پر کیا گیا تھا، اس حقیقت کے باوجود کہ اس کی ماں سرکاری ملازمت میں تھی اور کنبہی آمدنی مقررہ سطح سے زیادہ تھی۔ اپیل گزاروں نے بعد میں 4 سال بعد تعیناتی کو کالعدم قرار دے دیا کیونکہ یہ اسکیم کے خلاف پایا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا، جس نے تعیناتی کو کالعدم قرار دے دیا۔ لہذا ریاستی حکومت کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر غلط تھا کیونکہ تعیناتی اسکیم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی تھی اور مدعاعلیہ کو کوئی قانونی حق نہیں دیا گیا تھا۔

مدعاعلیہ نے دعوی کیا کہ نقطہ نظر درست تھا کیونکہ روزگار حاصل کرنے کے لیے کوئی غلط بیانی یا دھوکہ دہی کا سہارا نہیں لیا گیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1. پبلک سروس کی تعیناتی درخواستوں اور میرٹ کی کھلی دعوت کی بنیاد پر سختی سے کی جانی چاہیے۔ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی بھرتی کا ایک اور ذریعہ نہیں ہے بلکہ خدمت کے دوران ملازم کی موت کی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا تقاضے سے مستثنی ہے جس سے اس کے کنبہ کو روزی روٹی کے کسی بھی ذریعہ کے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد کنبہ کو اچانک مالی بحران سے نکلنے کے قابل بنانا ہے لیکن رحم دلانہ بنیادوں پر اس طرح کی تقرری متوفی کے کنبہ کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد وضوابط یا انتظامی ہدایات کے مطابق کی جانی چاہیے۔ [B،A-338،H،G-337]

ریاست ہریانہ اور دیگران بنام رانی دیوی اور دیگر جے ٹی [1996] 6 ایس سی سی 646؛ امیش کمار ناگپال بنام ریاست ہریانہ اور دیگران [1994] 4 ایس سی سی 138؛ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (سیکنڈری) اور دوسرا بنام پشپیندر کمار اور دیگران [1998] 5 ایس سی سی 192 اور ریاست منی پور بنام محمد راجو دین، پر انحصار کیا۔

2۔ ترمیم شدہ حکمت عملی کے پیش نظر مدعاعلیہ کی تعیناتی قابل قبول نہیں تھی۔ حکمت عملی فیصلے کی درستگی کو

چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔قانونی حیثیت کے پیش نظر حکمت عملی کی منطق کو کمزور نہیں کیا جا سکتا۔

3۔عدالت عالیان اور ایڈمنسٹریٹوٹر یبونلز ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کرنے کے لیے ہمدردانہ غور وفکر کی وجہ سے فوائد نہیں دے سکتے جب اس کے سلسلے میں بنائے گئے قواعد وضوابط اس طرح کی تقرریوں کا احاطہ اور غور نہیں کرتے ہیں۔[337-جی]

لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا بنام آشارام چندر امبیکر (مسز) اور دیگر[1994]2 ایس سی سی 718، پر انحصار کیا۔

4۔جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ آیا کوئی دھوکہ دہی یا غلط بیانی تھی، متعلقہ افسران شروع سے ہی حکمت عملی کے برعکس کام کر رہے تھے۔یہ واضح طور پر درج کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ کی ماں پہلے ہی سرکاری ملازمت میں تھی اور یہ بھی نوٹ کیا گیا تھا کہ صرف متوفی ملازم/افسر کے ان منحصر افراد کو مقرر کیا جا سکتا ہے جن کی کنبہی آمدنی 2500 روپے تک ہے حالانکہ مدعا علیہ کی ماں کی ماہانہ تنخواہ زیادہ تھی اور مدعا علیہ کے تقرر کی کوئی گنجائش نہیں تھی تاہم اس کے معاملے میں نرمی دی گئی تھی۔ایسی کوئی شق نہیں ہے جس کے تحت نرمی کی اجازت ہو، خاص طور پر جب اس سلسلے میں حکمت عملی میں عدالت عالیہ کے فیصلے کی بنیاد پر اور اس پر عمل درآمد میں ترمیم کی گئی ہو۔[338-H-F، 339-A،B]

5۔مدعا علیہ 4 سال سے زائد عرصے سے سرکاری ملازمت میں تھا۔اگر مدعا علیہ دو سال کی مدت کے اندر حکومت میں ملازمت کے لیے درخواست دیتا ہے اور رحم دلانہ تعیناتی اسکیم کا انتخاب کیا جاتا ہے، تو اس کی عمر کی حد کو عبور کرنے کا سوال اس کے راستے میں نہیں آئے گا اور اس کی طرف سے دی گئی خدمات پر مناسب طریقے سے غور کیا جائے گا۔[339-D،E]و

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام کے پی تیواری، (2002)1 ایل ایل جے 672، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2003 کی دیوانی اپیل نمبر 6950۔

2001 کے سی ڈبلیو پی نمبر 15852 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 12.10.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پروین کمار رائے اور محترمہ کویتا واڈیا۔

جواب دہندہ کے لیے آر کے جین اے جے جین اور کملیند رمشرا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

اریجیت پسیات، جے۔: اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ ریاست کے عہدیداروں کی طرف سے مدعا علیہ کو ہمدردی کی بنیاد پر (ڈائی ان ہارنیس اسکیم کے تحت) تعیناتی دے کر دکھائی گئی ہمدردی کو بعد کے حکم سے کالعدم قرار دے دیا گیا۔ مدعا علیہ نے چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے سامنے اس کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھایا۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ تعیناتی رحم دلانہ تعیناتی کی حکمت عملی کے مطابق نہیں ہو سکتی ہے، پھر بھی حقیقت یہ ہے کہ مدعا علیہ (رٹ درخواست گزار) نے تقریباً 4 سال تک کام کیا تھا اور وہ اسکیم کے تحت تعیناتی کے حصول میں کسی دھوکہ دہی یا غلط بیانی کا مجرم نہیں تھا، لیکن 24.9.2001 کا متنازعہ حکم جائز نہیں تھا۔

حقیقت پسندانہ موقف تقریباً غیر متنازعہ ہے اور اس کا مختصر حوالہ کافی ہوگا۔

ملازمت کے دوران مدعا علیہ کے والد کا 21.12.1996 پر انتقال ہو گیا۔ اس سے پہلے 22.8.1996 پر رحم دلانہ تعیناتی سے متعلق حکمت عملی میں ترمیم کی گئی تھی جو پہلے غیر فعال تھی۔ یہ ترمیم پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے پیش نظر کی گئی تھی۔ ترمیم سے پہلے کسی شخص کو رحم دلانہ تعیناتی اسکیم کے تحت تعیناتی حاصل کرنے پر کوئی پابندی نہیں تھی، حالانکہ اس کے والدین میں سے ایک اس وقت ڈی سروس میں تھا جب دوسرے کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ رحم دلانہ تعیناتی کا مقصد ہی تعیناتی کے اس طریقہ کار

سے ختم ہو گیا ہے۔ لہذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ متوفی سرکاری ملازم کا انحصار ہمدردی کی بنیاد پر ملازمت کا حقدار نہیں ہوگا اگر اس کے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے اور سرکاری ملازمت میں ہے۔ اس تبدیلی کے پیش نظر، کوئی بھی شخص رحم دلانہ تعیناتی کے لیے غور کرنے کا حقدار نہیں تھا جہاں اس کے والدین میں سے ایک زندہ ہو اور سرکاری ملازمت میں ہو۔ چونکہ مدعا علیہ کی والدہ سرکاری ملازمت میں تھیں، حکام نے محسوس کیا کہ اس کی تعیناتی جائز نہیں تھی، جس کی وجہ حکمت عملی فیصلے کی تاریخ 22.8.1996 میں واضح شرط تھی۔ اس تعیناتی کو 18.5.2001 کے بحکم ذریعے کالعدم قرار دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ مدعا علیہ کو ڈائی ان ہارنیس اسکیم کے تحت ہمدردی کی بنیاد پر 12.9.1997 پر کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ 18.5.2001 پر شو نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے اپنا جواب جمع کرایا، اور 26.9.2001 کے بحکم 12.9.1997 پر جاری کردہ تعیناتی کا خط منسوخ کر دیا گیا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، عدالت عالیہ نے کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا۔

اپیل کنندہ ریاست کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر غلط ہے۔ جب تعیناتی حکمت عملی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی تھی، اور غلطی سے مدعا علیہ کا تقرر کیا گیا تھا، تو اس سے اسے کوئی قانونی حق نہیں ملتا ہے۔ جواب میں، مدعا علیہ کے وکیل نے پیش کیا کہ جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مشاہدہ کیا ہے، مدعا علیہ کے ذریعہ ملازمت حاصل کرنے میں کوئی غلط بیانی یا دھوکہ دہی نہیں کی گئی۔ مدعا علیہ نے 4 سال سے زائد عرصے تک کام کیا ہے اور اس عدالت کی طرف سے یونین آف انڈیا اور دیگران بنام کے پی تیواری میں جو کہا گیا ہے اس کے پیش نظر۔ (2002) 1 ایل ایل جے 672، آئین ہند، 1950 کے آرٹیکل 136 کے تحت دائرہ اختیار (مختصر طور پر 'آئین') کا استعمال نہیں کیا جانا چاہئے۔

ہم نے پایا کہ 22.8.1996 سے نافذ ہونے والی حکمت عملی کے پیش نظر تعیناتی تسلیم شدہ طور پر جائز نہیں تھی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کے پیش نظر سابقہ حکمت عملی میں تبدیلی کی گئی تھی۔ حکمت عملی فیصلے کی درستگی کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔

جیسا کہ ریاست ہریانہ اور دیگران بنام رانی دیوی اور ایک اور جے ٹی [1996] 6 ایس سی سی 646 میں مشاہدہ کیا گیا تھا، اس بات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی کے لیے متعلقہ شخص کا دعوی اس احاطے پر مبنی ہے کہ وہ متوفی ملازم پر منحصر تھا۔ سختی سے اس دعوے کو آئین ہند کے آرٹیکل 14 یا 16 کے ٹچ اسٹون پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ تاہم، اس طرح کے دعوے کو ایسے ملازم کے کنبہ میں اچانک پیدا ہونے والے

بحران کی بنیاد پر معقول اور جائز سمجھا جاتا ہے جس نے ریاست کی خدمت کی ہے اور ملازمت کے دوران اس کی موت ہو جاتی ہے۔اس لیے حکام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ قواعد وضوابط مرتب کریں یا ایسے انتظامی احکامات جاری کریں جو آرٹیکل 14 اور 16 کی آزمائش پر پورا اتر سکیں۔ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی کا دعوی حق کے معاملے کے طور پر نہیں کیا جا سکتا۔مرنے والے ملازم کی خدمات کی نوعیت سے قطع نظر ڈائی ان ہارنیس اسکیم کو ہر قسم کے عہدوں پر لاگو نہیں کیا جا سکتا۔رانی دیوی کے معاملے (سوپرا) میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی سے متعلق اسکیم اگر تمام قسم کے عارضی یا ایڈ ہاک ملازمین بشمول اپرنٹس کے طور پر کام کرنے والوں تک بڑھا دی جائے تو اسے آئینی بنیادوں پر جائز نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔لائف انشورنس کارپوریشن آف بھارت بنام آشا رام چندر امبیکر (مسز) اور دیگر [1994] 2 ایس سی سی 718 میں اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ ہائی کورٹس اور ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کرنے کے لیے ہمدردانہ تحفظات کی وجہ سے فائدہ نہیں دے سکتے جب اس کے سلسلے میں بنائے گئے قواعد وضوابط اس طرح کی تقرریوں کا احاطہ نہیں کرتے اور ان پر غور نہیں کرتے ہیں۔امیش کمار ناگپال بنام ریاست ہریانہ اور دیگران [1994] 4 ایس سی سی 138 میں یہ نوٹ کیا گیا تھا کہ پبلک سروس تعیناتی میں ایک اصول کے طور پر درخواستوں اور میرٹ کی کھلی دعوت کی بنیاد پر سختی سے کیا جانا چاہئے۔ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی بھرتی کا ایک اور ذریعہ نہیں ہے بلکہ خدمت کے دوران ملازم کی موت کی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا تقاضے سے مستثنیٰ ہے جس سے اس کے کنبہ کو روزی روٹی کے کسی بھی ذریعہ کے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے۔ایسے معاملات میں مقصد کنبہ کو اچانک مالی بحران سے نکلنے کے قابل بنانا ہے۔لیکن ہمدردی کی بنیاد پر اس طرح کی تقرریاں متوفی کے کنبہ کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد وضوابط یا انتظامی ہدایات کے مطابق کی جانی چاہئیں۔

ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (سیکنڈری) اور ایک اور بنام پشپیندر کمار اور دیگران [1998] 5 ایس سی سی 192 میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ رحم دلانہ تعیناتی کے معاملے میں کسی خاص عہدے کے لیے اصرار نہیں کیا جا سکتا۔خالصتاً انسانی ہمدردی پر غور کرتے ہوئے اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جب تک معاش کا کوئی ذریعہ فراہم نہیں کیا جاتا تب تک کنبہ دونوں مقاصد کو پورا نہیں کر سکے گا،متوفی کے منحصر افراد میں سے کسی ایک کو تعیناتی دینے کے لیے شقیں کیے گئے ہیں جو تعیناتی کے اہل ہو سکتے ہیں۔تاہم،اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ رحم دلانہ ملازمت کی بنیاد کے لیے جو کہ جنرل شقیں مستثنیٰ نوعیت کی ہے،ان دوسرے افراد کے حق میں غیر ضروری طور پر مداخلت نہیں کرتی ہے جو اس عہدے کے خلاف تعیناتی کے لیے اہل ہیں جو دستیاب ہوتا، بلکہ اس شق کے لیے جو متوفی ملازم کے انحصار کی رحم دلانہ بنیادوں پر تعیناتی کو قابل بناتی ہے۔چونکہ یہ جنرل شقیں مستثنیٰ

ہونے کی نوعیت کا ہے اس لیے یہ اس شق کو تبدیل نہیں کرسکتا جس سے یہ مستثنی ہے اور اس طرح مرکزی شق کے ذریعے دیے گئے حق کو مکمل طور پر چھین کر مرکزی شق کو کالعدم قرار دے سکتا ہے۔

ان پہلوؤں کو اس عدالت نے ریاست منی پور بنام محمد راجہ الدین میں ایک حالیہ فیصلے میں اجاگر کیا ہے۔

قانونی حیثیت سے بالاتر، حکمت عملی کی منطق کو کمزور نہیں کیا جا سکتا۔ اس سوال پر آتے ہوئے کہ آیا کوئی دھوکہ دہی یا غلط بیانی ہوئی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ شروع سے ہی متعلقہ افسران حکمت عملی کے برعکس کام کر رہے تھے۔ جب انڈسٹریل ٹریننگ اینڈ ووکیشنل ایجوکیشن، ہریانہ کے ڈائریکٹر نے کمشنر اور سکریٹری، ہریانہ حکومت، انڈسٹریل ٹریننگ اینڈ ووکیشنل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو 22.5.1997 پر لکھا تو یہ واضح طور پر اشارہ کیا گیا کہ مدعا علیہ کی ماں پہلے ہی سرکاری ملازمت میں تھی۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ حکومت کی ہدایات کے مطابق صرف متوفی ملازم/ افسر کے ان منحصر افراد کو مقرر کیا جا سکتا ہے جن کی کنبہ کی آمدنی 2500 روپے فی گھنٹہ تک ہے۔ خط میں ہی یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ کی والدہ کی ماہانہ تنخواہ 5880 روپے تھی اور اس لیے مدعا علیہ کے تقرر کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ ایسا کہنے کے بعد یہ اشارہ کیا گیا تھا کہ اس کے معاملے میں نرمی دی جا سکتی ہے۔ عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی جیسے کہ شرائط میں نرمی ہو۔ ہمیں کوئی ایسی شق نہیں دکھائی جا سکتی جس میں نرمی جائز ہو، خاص طور پر جب اس سلسلے میں حکمت عملی میں عدالت عالیہ کے فیصلے کی بنیاد پر اور اس پر عمل درآمد میں ترمیم کی گئی ہو۔ اگرچہ مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے 1970 کے رہنما خطوط کا حوالہ دیا جہاں نرمی کی گنجائش تھی، لیکن یہ مدعا علیہ کی مدد نہیں کرتا ہے کیونکہ یہ اس وقت کارآمد تھا جب ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق نوٹیفائی کی گئی حکمت عملی کارآمد نہیں تھی۔

کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے تو عدالت عالیہ کا نظریہ ناقابل معافی ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن ریاست کی اپیل کی اجازت دیتے وقت اس بات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ مدعا علیہ تقریباً 4 سال سے زائد عرصے سے سرکاری ملازمت میں تھا۔ مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے کہا ہے کہ وہ پہلے ہی سرکاری ملازمت کے لیے زیادہ عمر کا ہو چکا ہے۔ مخصوص حالات میں، اگر مدعا علیہ دو سال کی مدت کے اندر حکومت میں ملازمت کے لیے درخواست دیتا ہے اور اس کا انتخاب کر لیا جاتا ہے تو رحم دلانہ تعیناتی اسکیم، اس کی عمر کی حد کو عبور کرنے کا سوال، اس کے راستے میں نہیں آئے گا اور اس کی طرف سے دی گئی خدمت پر مناسب طریقے سے غور کیا جائے گا۔ اپیل کی اجازت مذکورہ بالا مشاہدات کے تابع ہے۔ اخراجات کو آسان بنایا گیا۔

اے۔کیو۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document